امیر تبلیغ مولانا محمد سعد کاندھلوی

شخصیت......اور......ارشادات

مولانا سید زین العابدین

گزشتہ سال نومبر ۲۰۱۴ء کے رائے ونڈ میں ہونے والے دوسرے حصہ کے عالمی تبلیغی اجتماع میں بندہ کی حاضری ہوئی، دوسرے دن بروز جمعہ عالمی شوریٰ کے امیر حضرت مولانا محمد سعد کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بعد مغرب مولانا نے جب ساڑھے تین گھنٹہ سے زائد ''الہامی'' بیان فرمایا اور اس میں دعوت کی محنت سے متعلق ہر ہر چیز کو قرآن وسنت سے ثابت کیا تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ الفاظ ان کے سامنے پرا باندھے کھڑے ہیں اور اپنے ہر ہر دعویٰ کے لیے دلائل ان کی زبان پر کھیل رہے ہیں۔

مولانا محمد سعد صاحب نے دعوت وتبلیغ کے بنیادی تقاضوں اور اس کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی، ان کے بیان میں بعض باتیں ایسی بھی تھیں جن کے بارے میں محسوس ہوا کہ وہ یہ باتیں عام معمول سے ہٹ کر بطورِ خاص ارشاد فرما رہے ہیں، مثلاً انہوں نے زور دیا کہ ایمان کی محنت کے ساتھ ساتھ، اعمالِ صالحہ، عبادات، معاملات، حلال وحرام، اخلاقیات اور باہمی حقوق کے بارے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو حرزِ جان بنایا جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ مولانا کے بیان میں امت کا ایک درد وغم تھا، اللہ سے ملانے کا ایک سوز وعشق تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر لانے کا جوش وجذبہ تھا، ان کے بیان میں وہ سب کچھ تھا جس کی آج امت کو ضرورت ہے، میری رائے میں تو دعوت کی محنت کے معترضین اگر مولانا کا اس دفعہ کا دوسرے حصہ کا بیان خالی الذہن ہو کر غور وفکر سے سن لیں تو ان کے سارے اشکالات کافور ہو جائیں۔

کچھ ذاتی حالات کے بارے میں:......مولانا محمد سعد کاندھلوی ۸؍محرم الحرام ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۰؍مئی ۱۹۶۵ء کو دہلی مرکز نظام الدین میں مولانا محمد ہارون صاحب کاندھلویؒ کے گھر میں پیدا ہوئے، آپ کی بسم اللہ ۱۳۹۲ھ میں والد مرحوم

مولانا محمد ہارونؒ نے اپنے آخری حج کے دوران حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ سے ریاض الجنۃ میں کروائی، آپ کی پیدائش سے ایک ماہ قبل آپ کے دادا حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کی وفات ہو چکی تھی اور پیدائش کے آٹھ سال بعد آپ کے والدِ محترم مولانا محمد ہارونؒ بھی اِنتقال فرما گئے چنانچہ آپ کی پرورش وتربیت آپ کی والدہ اور نگرانی وسرپرستی آپ کے نانا حضرت مولانا محمد اظہار الحسن کاندھلویؒ، خاندانِ کاندھلہ کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ اور دعوت وتبلیغ کے اُس وقت کے امیر حضرت مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ نے فرمائی، ۱۹۸۵ء میں مدرسہ کاشف العلوم دہلی سے پڑھ کر فاضل ہوئے اور وہیں پر تاحال علمی ودینی خدمات میں مصروفِ عمل ہیں، ماشاءاللہ آپ کا علم شستہ اور عمل پختہ ہے، جب اجتماعات میں خطاب فرماتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مولانا محمد یوسفؒ پھر زندہ ہو گئے ہیں، علم وعمل، اِخلاص وللّٰہیت، تقویٰ وانابت، ذمہ دارانہ حیثیت اور جود وسخا میں اپنے آباؤ واجداد کے ثانی وپرتو ہیں، اس وقت دعوت وتبلیغ کے صفِ اوّل کے اکابر میں سے ہیں بلکہ حضرت مولانا زبیر الحسن صاحبؒ کی وفات کے بعد اب ان کی جگہ عالمی امیر کی حیثیت رکھتے ہیں، اور مرکز نظام الدین بنگلہ والی مسجد کے متولی وناظم اور مدرسہ کاشف العلوم کے بھی متولی وناظم اور استاذ الحدیث ہیں، حضرت مولانا سید محمد سلمان سہارنپوری صاحب (داماد حضرت شیخ و موجودہ ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور) کی بڑی صاحبزادی بریرہ خاتون آپ کے نکاح میں ہیں۔ جن سے حق تعالیٰ نے آپ کو تین فرزند محمد یوسف، محمد سعید اور محمد سعود عطا فرمائے ہیں۔

چونکہ آپ کے باپ، دادا اور پردادا سبھی اِس کام کے روحِ رواں رہے ہیں، اِس لیے اِس کام کی عظمت واہمیت اُن کے دِل ودماغ میں اس طرح جاگزیں ہے کہ جاگتے سوتے وہ اُسی کے داعی ومبلغ ہیں، حضرت مولانا محمد سعد صاحب نے موروثی طور پر اور اسی ماحول میں پروان چڑھنے اور اس کی قائد شخصیات کی صحبت اِختیار کرنے کی بنا پر دعوت کے مزاج و مذاق کو نہ صرف سمجھ لیا ہے بلکہ اپنے اندر سمو لیا اور اپنے اُوپر طاری کر لیا ہے۔

آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ، حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد اظہار الحسن کاندھلویؒ اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوئے ہیں اور اس وقت حضرت مولانا مفتی محمد افتخار الحسن کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم (موجودہ سرپرست خاندان کاندھلہ ومرکز نظام الدین اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ) سے اِصلاحی تعلق ہے، جب کہ اجازت وخلافت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد افتخار الحسن کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم سے رائے پوری سلسلہ میں حاصل ہے۔

اب مولانا کے بیان سے کچھ منتخب ملفوظات پیش خدمت ہیں:

☆......امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اُمت اس وقت تک سدھر نہیں سکتی جب تک اِس اُمت کے پچھلے

وہ کام نہ کریں جو اِس کے پہلوں نے کیا، لہٰذا یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس اُمت کی کامیابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلنے میں ہے۔ یہ اُمت اتنی ہی کامیاب ہوگی جتنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق پر رہے گی۔ ہدایت اور کامیابی اسی طریقۂ محنت میں ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا تھا۔ صرف ایمان کی ابحاث سے ایمان میں ترقی ممکن نہیں جب تک وہ محنت نصیب نہ ہو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگیوں میں تھی۔ یقین کے سیکھنے کا وہ طریقہ جو صحابہ کرام کا تھا وہی مطلوب ہے۔ تبلیغی نصاب میں حیاۃ الصحابہؓ کی شمولیت پر غور کریں! یہ اِس لیے ہے کہ تبلیغ کی محنت جب صحابہ کرامؓ کی سیرت کے موافق ہوگی تب کامیابی ہوگی۔

صحابہ کرامؓ اُمت کے لیے نمونہ بنے، اُمت کے سامنے خود کو پیش کیا۔ لہٰذا دعوت کے کام میں کامیابی تب ہوگی جب دعوت مزاجِ صحابہ کے موافق ہوگی اور ہم خود اُمت کے سامنے پیش ہوں گے۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے صحابہ کرامؓ کو سمجھنا ضروری ہے، صحابہؓ کو سمجھے بغیر قرآن کو نہیں سمجھ سکتے۔ صحابہ کرامؓ قرآن کی تفسیر و تفصیل ہیں۔ لہٰذا اُن کو سمجھنا ضروری ہے، صحابہ کرام قیامت تک کے لیے راہ نما ہیں۔

☆......حدیث شریف میں ارشاد ہے: جس شخص کو مسجد میں آتا جاتا دیکھو، اُس کے ایمان کی گواہی دو! چنانچہ فرمایا: انما یعمر مساجدالله من امن بالله۔ بے شک مساجد کی تعمیر وہ کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملہ میں صحابہؓ کا رخ مسجد کی طرف موڑا، صلوٰۃ الحاجۃ، صلوٰۃ الخوف، صلوٰۃ الکسوف، صلوٰۃ الخسوف وغیرہ پر غور کریں۔

☆......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تین کام نہ ہوتے تو دنیا چھوڑ کر اللہ سے جاملتا: (۱) اللہ کے راستے میں پھرنا۔ (۲) علم کی مجالس میں بیٹھنا۔ (۳) علم کی باتیں ایسے حاصل کرنا جیسے کھجوروں میں سے عمدہ کھجوریں چن چن کر تلاش کی جاتی ہیں۔

☆......حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: ایمان کی تقویت کی جگہ مسجد کا ماحول ہے، خلوت کدوں، بازاروں اور دوسری جگہوں سے نکل کر مسجد میں آنا ضروری ہے۔ ہمارا اصل مقصد اُمت کو مسجد تک کھینچ لانا ہے۔ ہماری سب سے زیادہ محنت اس بات پر ہونی چاہیے کہ مسلمانوں کو مسجد کے ماحول میں لایا جائے کیونکہ ایمان و اعمال کی تعلیم و تربیت ایمان کے ماحول میں ہو سکتی ہے اور اس کی جگہ مسجد ہے۔ مسجد سے باہر کیے جانے والے اعمال میں وہ برکت نہیں ہوتی جو مسجد میں ہوتی ہے۔ اس لیے ہم لوگوں کو مسجد کے ماحول کا عادی بنائیں۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق اللہ کے گھر میں آنے سے ہی قائم ہوگا اور یہی دعوت و تبلیغ کا سب سے بڑا مقصد ہے کہ ہر ایک کا اللہ سے تعلق قائم ہو جائے۔

☆......نماز کی خاصیت ظاہر ہو کر رہتی ہے، تاہم ضروری ہے کہ نماز میں منکر نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کی نماز اُسے گناہوں سے نہ روکے، اُس کی نماز اُسے اللہ سے دُور لے جائے گی۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹادیتی ہیں۔

نماز کا ایسا اہتمام کریں کہ اُس کا حق ادا کردیں۔ نماز بلکہ تمام عبادات کو ہلکا مت سمجھیں، دعوت کے کام میں لگ کر عبادات سے غفلت استدراج ہے، دھوکا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی قافلہ روانہ فرماتے تو نصیحت فرماتے:

''دیکھو! دن کے کاموں میں کامیابی تب نصیب ہوگی جب تمہیں رات کا قیام اور تلاوتِ قرآن نصیب ہوگی''۔

☆......اتباعِ سنت وہ کشتیٔ نوح ہے کہ جو اِس میں سوار ہوگیا وہ کامیاب ہوگیا اور جو باہر رہ گیا ناکام ہوگیا۔ فرائض، اِسلام میں آنے کے لیے شرائط ہیں، جب کہ اتباعِ سنت سے مسلم اور کافر میں امتیاز ہوتا ہے، سنت کو ہلکا مت سمجھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنت پر عمل کرتے تھے، اُس کے سنت ہونے کی وجہ سے۔ جب کہ ہم سنت کو اُس کے سنت ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔

☆......کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حکام بدلیں گے تو حالات بدلیں گے۔ یاد رکھیں! حالات کا تعلق اَحکام کے ساتھ ہے حکام کے ساتھ نہیں، حالات تب بدلیں گے جب ہم اَپنے اَعمال بدلیں گے، کیونکہ حالات کا تعلق بدن سے نکلنے والے اَعمال کے ساتھ ہے۔ جب تک ہم کافروں کے اَسباب و اَعمال کو نہیں چھوڑیں گے، تب تک اُن کے حق میں ہماری ہدایت کی دعا قبول ہوگی اور نہ تباہی کی بددعا۔ اگر اُن کی ہدایت یا تباہی مطلوب ہے تو پہلے اُن کے طور طریقے چھوڑ دو!

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سنت دعوتِ ایمان ہے۔ اصل محنت انفرادی دعوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا: بلغ ماأنزل الیك من ربك. پہنچا دیجیے جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے اُتارا گیا۔

داعی طالب ہے اور امت مطلوب، ایک ایک فرد کے پاس جا کر اللہ کی طرف بلانا اَصل ہے، اِس کا متبادل کوئی دوسرا طریق نہیں۔ بیٹھے بٹھائے علم یا روحانیت سے ہدایت نہ پھیلے گی۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو علم یا روحانیت حاصل تھی؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذیتیں اٹھا اٹھا کر ایک ایک فرد کو دعوت دی اور اللہ کی طرف بلایا، لہٰذا وہ محنت مطلوب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔

☆......دین کے کسی کام کو ہلکا مت سمجھیں، امامت، خطابت، فتویٰ، درس و تدریس دین کے اہم شعبے ہیں۔ اِن کو ہلکا سمجھ کر نکلنے کے لیے اِصرار کرنا محض جہالت ہے۔ دعوت کا کام اِس لیے ہے کہ اُمت علم پر آجائے یعنی دعوت کے کام کی آمدنی علم و عمل ہے، کون مزدور ایسا ہوگا کہ اپنی آمدنی پر اشکالات کرے اور اس کو رد کردے، لہٰذا علم اور علماء پر

اعتراضات واشکالات بے وقوفی ہے، علم کو محفوظ رکھنے اور اس کو پھیلانے کا فریضہ مدارس انجام دے رہے ہیں۔

☆......اپنی مساجد کے ساتھ جہاں جہاں مکتب نہیں ہے وہاں بچوں کا مکتب کھولو، تا کہ اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہو۔

☆......باہمی حقوق کی ادائیگی کا ماحول پیدا کرنا بھی انتہائی ضروری ہے اس لیے کہ حقوق العباد کبھی معاف نہیں ہوں گے جب تک کہ حقوق والے خود معاف نہ کردیں۔

☆......سود اور دیگر حرام ذرائع آمدنی کے استعمال کے ساتھ اپنی دعاؤں اور عبادتوں کی قبولیت کی توقع رکھنا عبث ہے۔ سود خوری تو اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے خلاف جنگ ہو رہی ہے اور دوسری طرف ان سے دعائیں بھی مانگی جارہی ہیں۔ ہمیں اپنی عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حالت جنگ سے نکلنا ہوگا۔

☆......حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس بات سے دل میں اثر نہ ہو وہ کانوں کی عیاشی ہے، آج کل بڑوں کے ملفوظات پڑھنے کا شوق نہیں قصے کہانیوں کو سننے اور پڑھنے کا شوق ہے، یہ کانوں کی عیاشی ہے۔

☆......حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آج کل لوگ قدرت سے فائدہ اُٹھانا جانتے نہیں اور نظامِ کائنات سے فائدہ ملنے کو قدرت کی طرف سے فائدہ جانتے ہیں حالانکہ اسباب سے فائدہ اٹھانا الگ ہے اور قدرت سے فائدہ اٹھانا الگ ہے۔ نظر اور خبر کا مقابلہ ہے، نظر پر یقین نہ ہو بلکہ خبر پر یقین ہو، یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ۔

☆......ایک ذہن یہ بن گیا ہے کہ اسباب اختیار کریں گے اگر کام نہ بنا تو نماز پڑھیں گے، حالانکہ نظامِ کائنات اللہ کا ضابطہ نہیں ہے کیونکہ ضابطہ میں تبدیلی نہیں اور نظامِ کائنات میں تبدیلی ہے لن تجد لسنة الله تبديلا ، اللہ کی طرف سے سبب پر کوئی امید نہیں اور سبب پر اس سے مدد نہیں مانگی جاسکتی، انبیاء کرام علیہم السلام نے فرشتوں کی مدد نہیں مانگی اللہ نے مدد کی صورت میں ان کو بھیجا، سبب کو اللہ متوجہ کرتے ہیں۔

☆......حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اسباب کا ترک کرنا مجاہدہ نہیں اور بیوی بچوں کو چھوڑ دینا مجاہدہ نہیں ہے بلکہ ان دونوں کے اشتغال کو کم کر کے دین کے لئے وقت نکالنا اور اس کو بڑھاتے چلے جانا یہ اصل ہے، اور یہ اصل مجاہدہ ہے، دونوں میں فرق سمجھیں، خلیفہ اول خلافت کے بعد تجارت کے لیے چل دیئے، کیا یہ توکل کے خلاف ہے، بعض لوگ اسباب کے اختیار کرنے کو جرم سمجھتے ہیں حالانکہ یہ مشرکوں کا قول تھا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے کہ مالهذا الرسول ياكل الطعام.... الخ

☆......جن کے دل غیروں سے متاثر ہوتے ہیں ان کو غیروں کے لباس اچھے لگتے ہیں حالانکہ اصل تو سنت ہے

اسلام تو سنت طریقہ پر آتا ہے۔

☆......مسلمان کی شان اتباعِ سنت ہے صرف فرائض کو انجام دینا کافی نہیں اتباع سنت کی مثال کشتی نوح ہے۔

☆......حضرت تھانوی فرماتے ہیں کہ آج کل مصالح (مصلحت) کی وجہ سے اسلام کو پیسا جاتا ہے حالانکہ اسلام پینے کی چیز نہیں بلکہ مصالحے (نمک مرچ وغیرہ) پینے کی چیز ہیں اور مصالحے کو جتنا پیسا جائے گا اتنا لذیذ ہوگا۔

☆......نماز پڑھوانا دعوت ہے نماز کا کہہ دینا دعوت نہیں، امت کے لوگوں کو یہ مغالطہ لگ گیا ہے کہ نماز کے کہہ دینے کو دعوت سمجھ بیٹھے حالانکہ عملی طور پر نماز پر لانا دعوت ہے، بات کا پہنچانا تبلیغ نہیں بلکہ دل میں اتارنا تبلیغ ہے، یہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ ہے۔

☆......صلوۃ الحاجۃ حاجت کی نماز نہیں بلکہ اللہ سے قرب کے لیے ہے کہ اگر جب کبھی کوئی پریشانی آئے اللہ سے مانگو تو مسئلہ حل ہو جائے گا، حاجت کے پیش آنے کے لیے نماز نہیں بلکہ عمل حاجت پر مقدم ہے کہ عمل سے حاجت پوری ہوتی ہے۔

☆......قرآن میں صبر کو نماز پر مقدم کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ پہلے حرام سے بچو پھر نماز کی طرف آؤ، پہلے معاملات کو درست کرو، ظاہری پاکی (ہاتھوں اور پاؤں کو دھونا) اور باطنی پاکی (سود اور حرام غذا سے بچنا) حاصل کرو پھر نماز قبول ہوگی، نماز کی قبولیت کے لیے حرام غذا سے پاکی پہلے ہے۔

☆......جو حالات معاملات کی خرابی سے آئیں گے وہ عبادات سے درست نہیں ہوں گے، آج عبادات خوب ہے مگر معاملات درست نہیں (لوگوں کا حق دبانا وغیرہ) تو مدد کہاں سے آئے گی۔ (اقتباس از بیان مولانا محمد سعد صاحب اجتماع رائے ونڈ)

☆......اختلافات پر صبر کرنا اور دوسروں کو برداشت کرنا ہی ''اخلاق'' ہے۔

☆......ایک انسان کی ہلاکت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر سمجھے۔

☆......عصری فنون یہ علوم نہیں ہیں، ضروریاتِ زندگی کے حصول کے ظاہری ذرائع ہیں، ان کا حاصل کرنا منع نہیں ہے لیکن ان پر فخر کرنا کفر کا مزاج ہے۔ علوم صرف اور صرف قرآن وحدیث ہے۔

☆......☆......☆